قہر واجد دیان
بر
ہمشیر بسط البنان

۱۳۴۶ھ

مرتبہ

شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی قدس سرہ

ناشر: رضا اکیڈمی

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ جس میں اس امر کا روشن بیان ہے کہ اشرفعلی تھانوی نے جو براہِ مکّاری وعیّاری ایک نئی حفظ الایمان لکھی اور اپنی کفری عبارت بدل ڈالی اُس سے اُن کا کفر ہرگز نہ اٹھا بلکہ تھانوی نے تغییر العنوان لکھ کر اور نئے کفر بکے اور حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی شان میں نئی نئی گالیاں بکیں۔ لہٰذا تھانوی اور ان کے اذناب پر بعینہٖ وہی احکام ہیں جو کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف نے فرمائے۔

مسمّٰی باسمِ تاریخی

قہرِ واجدِ دیّان

بر

ہمشیرِ بسطِ البنان

۱۳۴۶ھ

مرتّبہ

حضرت شیر بیشۂ سُنّت علّامہ مولٰینا مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا **محمد حشمت علی** خاں

قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیڈمی

۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹ فون: ۲۶۳۴۲۱۵۶

سلسلۂ اشاعت نمبر ۵۹۶

نام کتاب .... قہر واجد دیان بر ہمشیر بسط البنان
۴۶ ھ ۱۳

تالیف .... حضرت شیر بیشۂ سنت علامہ مولانا شاہ ابوالفتح عبید الرضا
محمد حشمت علی خاں قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اشاعت بار سوم .... جمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء

تعداد اشاعت .... تین ہزار (۳۰۰۰)

ناشر .... رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فون : ۶۶۳۴۲۱۵۶

کلمۂ افتتاح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡمُخۡتَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہِ الۡاَطۡهَارِ ط

قرآنِ عظیم وہ آخری کتابِ مقدس ہے جو اللہ عزّوجلّ نے اپنے محبوب نبیِ آخر الزّماں خاتمِ پیغمبراں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلّم پر اتاری ۔ اس میں قیامت تک کے لیے اس امّتِ وُسطیٰ کے واسطے مشعلِ ہدایت و شمعِ نجاتِ آخرت فروزاں ہے اور ہر سرکش باطل کی سرکوبی کا سامان فراواں ہے ۔ وہ کلامِ بلاغت نظام ہادیِ خلق تا روزِ قیام فرمارہا ہے

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ط قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ط	اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد ۔
(پ۱۰ع۱۴)	

امامِ مجاہد جو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خاص شاگرد ہیں اس آیتِ کریمہ کے شانِ نزول میں روایت فرماتے ہیں کہ ——— کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی ، اس کی تلاش تھی ، رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بتاتے ہیں کہ

اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ —— کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴ (تمہید ایمان ص ۲۲، ۲۳)

یعنی

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ —— وہ غیب کیا جانیں —— کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ —— بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ (تمہید ایمان ص ۲۳ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

یعنی

جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

مسلمانو اِس آیتِ قرآن کی تابش میں اس بولی کو دیکھیں جو فرقہ جدیدہ وہابیہ دیوبندیہ کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی حفظ الایمان نامی کتاب کے ص ۸ پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے بارے میں لکھی

—— "آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے

تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیلِ عقلی و نقلی سے ثابت ہے" ——

مسلمانو! اس بولی میں تھانوی صاحب نے علمِ غیب کی دو قسمیں کیں

ایک[۱] کل علمِ غیب جس سے کچھ بھی خارج نہ رہے اور اسے عقلاً و نقلاً باطل مانا ——

دوسرا[۲] بعض علمِ غیب۔ اسی کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت مان سکتے ہیں کہ کل علمِ غیب کو تو عقل و نقل سے باطل کہہ چکے۔ اب یہی بعض علمِ غیب کہ حضور کے لیے ہے اسی کو کہتے ہیں کہ

—— اس میں حضور کی تخصیص کیا ہے ایسا تو ہر بچے پاگل چوپائے کو ہوتا ہے نبی میں اور ان میں وجہ فرق کیا ہے۔

کیا یہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گندی گھنونی توہین اور کھلی گستاخی اور گالی نہیں ہے؟ ہر مسلمان کہ دل میں اسلام رکھتا ہو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسی بولی سُن کر کسی طرح اس کے سخت توہین ہونے میں شک و تامل کر ہی نہیں سکتا۔

پھر مسلمانو! للہ انصاف ایک عام فہم بات ہے جسے ہر اَن پڑھ بھی سمجھ لے بارہا چھاپ چھاپ کر اُن سے چاہی گئی کہ —— اگر تمہارے نزدیک اس میں کوئی توہین نہیں تو یہی بولی جیسے ٹھنڈے جی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں لکھی چھاپی شائع کی اور اب تک شائع کر رہے ہو یوہیں بے پھیر پھار صاف صاف اپنے بڑوں اسمٰعیل دہلوی قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی (اور دیگر دیوبندی

اشرفعلی تھانوی) کے بارے میں نام بنام لکھ کر اخباروں اشتہاروں رسالوں میں شائع کرد
—— اسمٰعیل دہلوی قاسم نانوتوی رشید گنگوہی وغیرہ کی ذات پر عالم کا حکم کیا جانا
اگر بقولِ وہابیہ و دیوبندیہ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض علم ہے
یا کُل اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں ان کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو ہر بھنگی چمار بلکہ ہر اُلّو
گدھے کو حاصل ہے کیونکہ ہر ایک کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے اگرچہ اسی قدر کہ یہ چیز
اُس کے کھانے کی ہے یہ نہیں تو ان میں اور اُلّو گدھے میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔
اور اگر تمام علوم مراد ہیں اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بُطلان دلیل نقلی و
عقلی سے ثابت ہے —— مگر وہ اس بات پر کبھی آمادہ نہ ہوئے
یعنی دل میں اپنے بڑوں کی عزّت ہے وقعت ہے لہذا ان کے حق میں یہ بولی توہین سمجھتے ہیں۔
اور حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی دل میں نہ محبّت ہے نہ عظمت ۔ لہذا توہین
نہیں سوجھائی دیتی ۔

مسلمانو! للہ انصاف اگر یہ بولی توہین نہیں یہاں تک کہ تمام جہان سے جن کی شان
ارفع و اعلیٰ ہے ان کے حق میں وہابیوں دیوبندیوں نے کہی لکھی چھاپی تو کسی حاکم کسی
ضلع کلکٹر کو حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے کیا نسبت ۔ اس کے لیے بدرجۂ اولیٰ
ہرگز ہرگز توہین کا احتمال بھی نہ ہوگا تو کیا یہ وہابیہ دیوبندیہ کسی ضلع کلکٹر کے بارے میں نام
لے کر چھاپ دیں گے کہ —— انہیں ضلع کلکٹر کہنا اگر بقولِ رعایا صحیح ہو تو
دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض افراد پر حکومت ہے یا کل پر۔ اگر بعض
مراد ہے تو اس میں اس کی کیا تخصیص ہے ایسی حکومت تو زید و عمرو ہر بھنگی چمار ہر مزدور

ہر قلّاش کو حاصل ہے کیونکہ ہر شخص اپنے گھر کا حاکم اپنے گھر کا کلکٹر ہوتا ہے ۔ تو کلکٹر اور
مزدور و محتاج میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام افرادِ عالم پر حکومت مراد ہے
اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بُطلان دلیلِ نقلی و عقلی سے ثابت ہے ——
—— چھاپ دیں تو ان کے سب جھوٹے عذر حیلے خود ہی مٹ کر ان کی آنکھیں
کھول دیں گے کہ ہاں توہین ہے اور سخت گھنونی توہین ہے ۔ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ
الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ۳ ع۲) اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو — (اقتباس از الاستمداد ص۱۲۳، ۱۲۶)

ایسی ہی بولیوں پر جب تھانوی صاحب اور ان کے پیشرویانِ ثلثہ کی تکفیر ہوئی اور
علمائے اہلِ سُنّتِ حرمین طیّبین نے بھی اس پر مُہرِ تصدیق ثبت کی کہ یہ پیشوایانِ دیوبندیہ
بشمولِ تھانوی صاحب مرتد ہیں کافر ہیں ایسے کہ جو انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے ——
—— تو تصنیفِ خفض الایمان کے برسوں بعد یہ عذر پیش کیا کہ

"میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی
اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گزرا ۔ تو میری مراد کیسے ہو سکتا ہے" (حفظ الایمان مع بسط البنان ص۱۱)

خدارا انصاف ۔ تھانوی صاحب کی حفظ الایمان نامی کتاب چھُپی نہیں چھپی ہوئی
موجود و شائع ہے اس بولی کا وہی معنیٰ وہی مضمون ہے ۔ یہ تو ہر انصاف کی آنکھ دیکھ
لے گی کہ جس مضمون سے یہ صاف مُکرنا ہے وہ صاف صاف واشگاف خفض الایمان میں
موجود ہے ۔ دن کو رات کہنے سے رات ہو جانا ناممکن ہے ۔ خود وہ مع ذُرّیات اپنے
دلوں میں سمجھتے ہیں کہ بولی گستاخی ہے توہین ہے ورنہ اپنے بڑوں کے حق میں وہی بولی
کیوں توہین سمجھتے اور حاکمِ وقت کے لیے ویسی ہی بولی لکھ کر چھاپ کر شائع کرنے سے

کیوں ٹھراتے ہیں؟

پھر تھانوی صاحب نے یہ ملعون الفاظ ہوش وحواس میں لکھے اُس وقت سوتے نہ تھے پاگل نہ تھے شراب پیے ہوئے نہ تھے تو یقیناً قصداً لکھے اور جب وہ نہیں مگر گالیاں تو قطعاً یقیناً گالیاں ہی مراد لیں ہاں ایک احتمالِ بعید رہے گا کہ گالیاں دیں تو عمداً مگر دل سے اُن کے معتقد نہ تھے محض بطورِ استہزا لکھیں تو اعتقادِ قلبی پھر غیب رہے گا مگر کیا یہ کفرِ قطعی یقینی اجماعی سے بچالے گا حاش للہ ۔ اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ (پ۱۰ ع ۱۴)	اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔

(الموت الاحمر ص۳۷)

پھر ع نیا جال لایا پرانا شکاری۔

ان لوگوں نے یہ اندھیری ڈالی کہ تھانوی صاحب نے اپنی عبارت بدل دی۔ کتاب تغیر العنوان لکھ کر عبارت میں ترمیم کردی اب انھیں کافر کیوں کہا جاتا ہے۔

تُف بر روئے کفر و کافر۔

تھانوی صاحب نے اپنی بولی کو کفر و توہین ہرگز نہیں مانا کفر و توہین مانتے تو اس سے

رجوع اور اس کی ترمیم کو ہر فرض سے اہم فرض ہر ضروری سے بڑھ کر ضروری سمجھتے کہ کفر سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ۔ اور ایمان و اسلام فرضِ اعظم ہے ۔ مگر وہ تو اسی تغیر العنوان میں دہراتے ہیں کہ

"ترمیم کو ضروری تو کیا جائز بھی نہیں سمجھا"

الحاصل کوئی مسلمان صاحبِ ایمان اِن کے ایسے حیلے حوالے کیونکر سن سکتا ہے۔ وہ اپنے ایمان اپنے قرآن کی طرف متوجّہ ہوگا اور اس کا ایمان اُس کا قرآن صاف گواہی دے رہا ہے کہ گستاخی کرنے والوں کے عذر ان کے حیلے ہرگز نہیں سنے جائیں گے ۔ فرماتا ہے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ (پ۱۰ ع ۱۴)	گستاخو! بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد ۔

تھانوی صاحب اور ان کے حامیوں کے اس نئے بہانے کی تفصیلی خبرگیری زیرِ نظر کتاب "قہرِ واجدِ دیان بر ہشیرِ بسط البنان" ۱۳۴۶ھ میں لی گئی ہے جسے شیر بیشۂ سُنّت حضرت علّامہ مولٰینا حافظ قاری **محمد حشمت علی خاں** علیہ الرّحمۃ والرّضوان نے تحریر فرمایا جو حقِ واضح کے مزید ایضاح ، باطل کی لاجواب سرکوبی اور خیرخواہانہ کلماتِ نصیحت کے موتیوں سے مزیّن اور حق کے متلاشیوں کے لیے منارۂ نور ہے اللّٰھمّ اَرِنا الحق حقّا وارزقنا اتباعه وارِنا الباطلَ باطلاً وارزقنا اجتنابه بجاه حبیبك سید الانس والجان علیه افضل الصّلاۃ و اکمل السّلام وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہٖ اجمعین والحمد لِلّٰہ ربّ العٰلمین۔ **اسرار احمد نوری**

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنّت بدر الاسلام ماناپا رہریا ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴

جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق مئی ۲۰۰۸ء ۔

قہرِ واجدِ دیّان بر ہمشیرِ بسط البنان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسئلہ ! ازمرغی محلہ پہلا مالہ مکان ۲۴۶ متصل کرافورڈ مارکیٹ نزد چراغ انور اسلامی ہوٹل پوسٹ نمبر ۳ شہر بمبئی ۔ مسئولہ جناب مولٰینا حافظ سید محمد نور الحق صاحب قادری برکاتی زید مجدہم ۔ ۱۲ ر شوال مکرم ۱۳۴۶ھ ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے ۱۳۴۲ھ میں ایک نئی حفظ الایمان چھپوائی ہے جس میں وہ عبارت جس پر علمائے حرمین محترمین نے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا تھا بدل ڈالی ہے نئی اور پرانی دونوں حفظ الایمان علمائے کرام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں کیا اس ترمیم سے تھانوی کا کفر اُٹھ گیا کیا یہ ترمیم کفر سے رجوع ہوسکتی ہے یا نہیں ؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا

الجواب

حمد اُس کے وجہِ کریم کو جس نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب بتایا اور یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ فرماکر مسلمانوں کو اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فرمائے ہوئے غیب پر ایمان لانے والا بتاکر سراہا ۔ مومن وہی ہے جو مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فرمائے ہوئے غیب پر ایمان لایا ۔ اور کافر وہ ہے جس نے اس میں ذرا شک وانکار کیا

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ خَالِقِ الْبَرَایَا وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ قَاسِمِ الْعَطَایَا شَافِعِ الْخَطَایَا دَافِعِ الْبَلَایَا اَلْمُطَّلِعِ عَلَی الْغُیُوْبِ وَالْخَبَایَا وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ وَ اَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَآءِ مِلَّتِہٖ وَعَلَیْنَا وَ عَلٰی سَآئِرِ اَھْلِ سُنَّتِہٖ اٰمِیْنَ ۔

(تو حمد اللہ کو ہے جو ساری مخلوق کا خالق ہے ۔ اور اس کے رسول پر درود وسلام ہو جو عطائیں بانٹنے ، خطائیں بخشوانے اور بلائیں دور کرنے والے غیبوں پر مطلع پوشیدہ امور سے آگاہ ہیں ، اور حضور کے آل واصحاب وفرزند وگروہ واولیائے امّت وعلمائے ملّت پر نیز ہم پر اور تمام اہلِ سنّت پر بھی ۔ الٰہی ایسا ہی کر ۔)

عزیزانِ ملّت برادرانِ اہلسنّت ! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

اللہ عزّ وجلّ پھر اُس کا حبیب اجمل علیہ وعلیٰ اٰلہ الصّلاۃ والسّلام الاکمل تمام دجّالین کذّابین کے مکر وفریب سے ہمیں اور تمھیں محفوظ رکھے اور اپنے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچّی محبّت پر قائم رکھے آمین ۔

وہابیہ بھی عجیب خبیث فرقہ ہے اللہ ورسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سخت سخت توہینیں کیں ۔ سڑی سڑی گالیاں بکیں ۔ کہیں ۔

خدائے قدوس جلّ جلالہٗ کی ردائے عظمت کو کذب کا ناپاک دھبّا لگایا صاف اس کے جھوٹے ہونے کا ملعون گیت گایا (دیکھو مرتضٰی حسن دربھنگی کی اسکاٹ المعتدی مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنؤ صفحہ ۳۱)

کہیں اس کے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علمِ اقدس سے اپنے گرو گھنٹال ابلیس ملعون کا علم بڑھایا ۔ شیطان کو خدا کی وسعتِ علم میں اس کا شریک بتایا (دیکھو رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبہٹی کی براہین قاطعہ ص۵۱)

کہیں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اردو زبان میں دیوبندی ملّوں کا

شاگرد جتایا (دیکھو براہین گنگوہی وانبہٹی صفحہ ۲۶)

کہیں تمام انبیاء و اولیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ سیّدہم وعلیہم وبارک وسلّم کو خدا کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ٹھہرایا (دیکھو اسماعیل دہلوی امام الوہابیہ کی تقویت الایمان ص۱۱)

کہیں نماز میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی طرف خیال لے جانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا (دیکھو امام الوہابیہ کی صراطِ مستقیم صفحہ ۸۶) ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔

تھانوی جی نے محرم ۱۳۱۹ھ میں "حفظ الایمان" لکھی جس میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو وہ ناپاک گالی دی کہ

—— "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ
ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے" ——

اس کے بعد ۱۳۲۳ھ میں ان پر الٰہی تیغ آبدار محمّدی شمشیر خونخوار حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین نازل ہوئی جس نے تسمہ لگا نہ رکھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دشمنوں کو خاک وخون میں ملا دیا ۔

بیچارے تھانوی جی مدتوں بلکتے سسکتے رہے ان کے اذناب آٹھ برس تک اوندھے پڑے رہے آخر نویں برس سب نے مل ملا کر جڑ جڑا کر تھانوی جی کو دوسری کروٹ لٹایا اور ایک پونے دو ورق کی کتاب "بسط البنان" لکھوائی جس میں اپنا کفر اٹھانے کے بدلے کھلّم کھلّا اپنا کفر قبول دیا ۔

رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علمِ غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علمِ غیب سے

تشبیہ دینے کو اہلِ علم کی سنّتِ مستمرہ لکھ مارا ۔

جس پر محمّدی فوج کا رسالہ "وقعات السّنان" حملہ آور ہوا اور اُس کی دکھیاری خدا کی ماری "بسط البنان" کو روند ڈالا ۔ غضبِ الٰہی کے بھالے کو اس کے حلق تک پہنچادیا "وقعات السّنان" کے قاہر واروں سے بیچاری "بسط البنان" بھی پورے بارہ برس تک اوندھی پڑی سسکیاں لیتی رہی اذناب واتراب کو اس کی حالت زار پر بھی رحم نہ آیا ۔

اور کامل بارہ برس کے بعد پھر چاریاں لگا لگا کر تھانوی جی کو ابھارا جس کے علم کو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علم سے بڑھا دیا تھا وہ اُن کی پشت پر شاگردوں کی مدد کے لیے آگیا اور ایک نہایت ناپاک عیّاری سکھائی جس کے متعلق سائل سلّمہ نے سوال کیا ہے کہ تھانوی جی نے سنّیوں کو دھوکے دینے کے لیے ۱۳۴۲ھ میں اپنی کتاب "حفظ الایمان" کی عبارت ہی بدل ڈالی جس سے یوں اندھیری ڈالنے کا موقع ہاتھ آئے کہ دیکھو ہم نے عبارت ہی بدل دی اس سے رجوع کر لیا اب کیوں ہمیں کافر کہا جاتا ہے مگر ؎

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم
تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

محض عبارت بدلنے پر تھانوی جی کی حکیم الامتی نچلی نہ بیٹھ سکی کہ اس سے تو اپنی عزّت وآبرو کو بٹّا لگے گا حکیم الامتی کی آبرو گھٹے گی اس لیے اپنے اسی کفرِ ملعون پر قائم رہنے کے لیے ساتھ ہی کل ڈیڑھ ورق کی ایک ضخیم ومبسوط کتاب بھی ساتھ میں لگوائی جس میں —— سوا ورق تو واقعہ تمہیدیہ اور سوال میں ہے اور صرف بارہ سطریں تھانوی جی کے جواب کی ہیں —— اور نام اتنا چھوٹا سا کہ تغییر العنوان فی بعض عبارات حفظ الایمان

ضرورت ہے کہ اس جدیدہ کی نقاب کُشائی کردی جائے کہ مسلمان اپنی مسلمانی اُس کے حلقۂ تزویر میں پھنسنے سے بچائیں۔ فاقول وباللہ التوفیق **اوّلاً** تھانوی جی تغیر العنوان کے آغاز میں ایک خط اپنے محبّین مخلصین کا نقل کرتے ہیں جس کے بعض جملے یہ ہیں

"ایسے الفاظ جس میں مماثلت علمیت غیبیہ محمّدیہ کو علوم مجانین وبہائم سے تشبیہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوءِ ادبی کا مشعر ہے کیوں ایسی عبارت سے رجوع نہ کرلیا جاوے"

ہاں تھانوی جی ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ؎ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

دیکھیے آپ کے اذناب نے کیسا صاف قبول دیا اور آپ ہی نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے لیے اسے شائع کیا کہ حفظ الایمان میں یقیناً حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علومِ غیبیہ کو بچوں، پاگلوں، جانوروں کے علوم سے تشبیہ دی ہے اور قطعاً حضور صلّی اللہ تعالےٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی توہین کی ہے مگر اذناب نے آپ کی رعایت سے اسے یوں ادا کیا

"بادی النظر میں سخت سوءِ ادبی کا مشعر ہے"

آخر تھے تو آپ کے اذناب۔ کھلّم کھلّا آپ کو کیسے کافر کہہ بھاگتے ایمان تو دل میں تھا ہی نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم وتکریم مدِّنظر نہ تھی بلکہ مقصود صرف سُنّیوں کے جانگزا حملوں سے اپنی جان بچانا جس کا اقرار کبھی [illegible] کرلیا۔ مگر اتنی بات کا اقرار تو ہوا کہ تشبیہ ضرور معلوم ہوتی ہے۔

ثانیاً آپ کے اذناب آگے بلک کر آپ کی خدمت میں یوں رونا روتے ہیں

"جس میں مخلصین حامیین جناب والا کو حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے"

الحمد للہ ؎

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

وہ دیکھیے تھانوی جی! کیسا کھلا اقرار ہے کہ سنّیوں کے اعتراضات کا کوئی جواب اذناب کے پاس نہیں اور اہلِ سُنّت کے مقابلہ میں ہر جگہ بغلیں جھانکنا پڑتی ہیں عارِ فرار اختیار کرتے ہیں طرح طرح کی تاویلوں قسم قسم کی مکّاریوں سے حفظ الایمان کے کفر اٹھانا اس کے گھرے گھاؤ میں بتّی رکھوانا چاہتے ہیں۔ مگر سخت دشواری ہوتی ہے اور کوئی بات بنائے نہیں بنتی مجبوراً بیٹھ دکھانا پڑتی ہے کہیے تھانوی جی! اس عبارت کا یہی مطلب ہے یا کچھ اور، مگر ڈھٹائی یہ کہ حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے تھانوی جی ذرا اذناب سے پوچھیے کہ جب تمہارے دھرم میں حفظ الایمان کی عبارت حق ہے تو اس کی حمایت میں کیوں دشواری ہوتی ہے — حق و باطل کے مقابلہ میں ہمیشہ حق کو فتح ہوتی ہے — اس کے لیے یہ رونا کیوں کہ عبارت سے رجوع کرلیا جاوے کیا اذناب آپ کو حق سے باطل کی طرف بلا رہے ہیں کیا حق سے بھی رجوع کی جاتی ہے مگر نہیں یقیناً جانتے ہیں کہ حفظ الایمان میں ضرور کفر اور توہینِ شانِ رسالت ہے۔ قطعاً جانتے ہیں کہ حفظ الایمان کا کفر اٹھانا ممکن نہیں مگر ع

گھر سے آیا ہے معتبر نائی

پیرِ مُغانِ میکدۂ دیوبندیت تھانوی جی کی عبارت کو کفر کس طرح کہہ دیں ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ ۔

ثالثاً اذناب کہتے ہیں

"وہ عبارت آسمانی اور الہامی عبارت نہیں جس کی مصدرہ صورت اور ہیئتِ عبارت کا بحالہ یا بالفاظہ باقی رکھنا ضروری ہو" ـــــ

تھانوی جی! افسوس ـــــ آپ کے ایک مرید نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اشرف علی رسول اللہ بھی پڑھا۔ جاگتے میں ہوش کے ساتھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی بھی دن بھر جپتا رہا ـــــ آپ نے اس کے اس فعل کو تسلّی بخش بھی بتایا اور یوں جواب لکھا

"اس واقعہ میں تسلّی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنّت ہے" ـــــ (دیکھو رسالہ الامداد تھانہ بھون صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵)

مگر ابھی رسول بننے والے تھانوی کی نبوّت ورسالت اس کے اذناب واتراب کے دلوں میں جاگزیں نہیں ہوئی یا مسلمانوں کے ڈر سے اسے چھپاتے ہیں ورنہ اس عبارت کا کیا موقع تھا کہ

"آسمانی اور الہامی عبارت نہیں" ـــــ

رسول تھانوی کی عبارت اور آسمانی والہامی عبارت نہ ہو۔ اذناب کو صاف یہ کہنا تھا کہ وہ عبارت جو حفظ الایمان میں ہے ضرور الہامی عبارت ہے ـــــ (اگرچہ مسلمان اسے الہامِ شیطانی کہیں گے کہ یُوحِی بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا[1] (پ ۸ ع ۱)) ـــــ

[1] ایک ان کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔

مگر الہامی اور آسمانی عبارت میں ناسخ منسوخ ہوتا ہے بہتر ہے کہ رسول تھانوی اپنے ملہم سے عرض کر کے اس عبارتِ شیطانی کو منسوخ کرا دیں تاکہ اذناب کے پیچھے مسلمانوں کے اعتراضاتِ قاہرہ سے چھوٹ جائیں۔

رابعاً اذناب کہتے ہیں

"یہ سب جانتے ہیں کہ جناب والا (یعنی تھانوی جی) کسی دباؤ سے متأثر ہونے والے نہیں ہیں اور نہ کسی سے طمع جاہ و مال جناب کو مطلوب ہے" ـــــ

جی ہاں! صحیح ہے تھانوی جی کو خدا اور رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٖہ وسلّم کا بھی ڈر نہیں عزّتِ الٰہیہ وعظمتِ نبویہ کے دباؤ سے بھی متأثر ہونے والے نہیں ورنہ ہرگز اللہ عزّوجلّ کے محب ومحبوب طالب ومطلوب خلیفۂ اعظم مظہرِ اتم حضور محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٖہ وسلّم کو ایسی سڑی گالی نہ سناتے۔ سرکارِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٖہ وسلّم کے علمِ اقدس کو بچّوں، پاگلوں، جانوروں کے علم کی طرح نہ بتاتے۔

خامساً اذناب کہتے ہیں

"بجز اس کے کہ عام طور پر جناب والا (یعنی تھانوی جی) کی کمال بے نفسی کا اعتراف ہو اور حکیم الامت کی شان سے جو توقع تھی وہ پوری ہوسکے گی" ـــــ

دیکھیے کیسی اندر کی کھول کر رکھ دی کہ عبارت صرف اس لیے بدلوانی منظور ہے کہ اہلسنّت کی ضرباتِ قاہرہ سے کھوپڑی شریف نجات پائے اور حکیم الامّتی کا بھرم رہ جائے بھولے نادان مسلمانوں کو دھوکے دینے کا موقع ہاتھ آئے کہ دیکھو تھانوی جی کیسے بے نفس ہیں لوگوں نے اُن کی عبارت پر اعتراض کیا تو انھوں نے وہ عبارت بدل ڈالی

دیکھو یہ ہے حکیم الامتی کی شان ، حکیم الامۃ ایسے ہوتے ہیں ۔

مگر **تھانوی جی کو ہم بتا دینا چاہتے ہیں** کہ ان عیّاریوں مکّاریوں سے کام نہیں چلتا آپ نے اللہ عزّوجلّ کے پیارے حضور محمّد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو گالی دی ہے جب تک آپ سچّی توبہ نہ کریں گے ہرگز کفر کی پھانسی سے آپ کا گلا نہیں چھوٹ سکتا ۔ بچپن گیا جوانی آئی ، جوانی گزری ، بڑھاپا آیا بڑھاپے کے بعد نہیں ہے مگر موت ، بہت دنوں حکیم الامتی کے مزے اڑا چکے اب قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہو پیکِ اَجل کے پیامِ موت کا انتظار کر رہے ہو ۔

للہ سچی توبہ کر کے شائع کراؤ کہ اپنا خاتمہ بھی درست ہو اور آپ کے اذناب میں بھی توفیقِ الٰہی جس کی مساعدت فرمائے وہ بھی توبہ کی توفیق پائے اور مسلمانوں کو روز کی جنگوں سے نجات ہو توبہ کرنا عیب نہیں کفر پر اڑا رہنا سب سے بڑا عیب ہے کہنا ہمارا فرض ہے آگے آپ جانیں آپ کا کام ۔

سادساً[۶] : آگے تھانوی جی لکھتے ہیں

____ " اور اس مشورہ کے ساتھ ہی یہ سوال بھی تھے کہ (۱) حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علومِ غیبیہ جزئیہ محمّدیہ زید وعمرو وغیرہ کے مماثل ہیں یا نہیں اور (۲) جو شخص اس مماثلت کا قائل ہو اس کا کیا حکم ہے (۳) اور علومِ غیبیہ جزئیہ محمّدیہ کمالاتِ نبوت میں داخل ہیں یا نہیں " ____

یہ وہی اعتراضاتِ قاہرہ ہیں جو برسوں سے تھانوی جی پر سوار ہیں جن سے تھانوی جی کا کفر و ارتداد آفتاب سے زائد روشن ہے لہذا تھانوی جی انھیں لاجواب دیکھ کر یوں ڈر گیے کہ

____ " چوں کہ یہ مشورہ اور سوال سب مبنی تھا دلالت علی المماثلت پر اور وہ خود منتفی ہے اس لیے اس خط کے جواب میں مشورہ نیک پر شکر گزاری کے ساتھ اس دلالت کی تقریر دریافت کی گئی کہ اس کے بعد جواب کا استحقاق ہو سکتا ہے " ____

ہاں تھانوی جی تھا تو وہ آپ کے اذناب ہی میں سے ۔ نہ ہوا کوئی سنّی مسلمان جو فوراً آپ کے منہ میں پتھر دے دیتا کہ **بارہ[۱۲] برس** ہو چکے **وقعات السّنان** آپ پر نازل ہو چکا ہے آپ کو رجسٹری شدہ جا چکا ہے جس میں آپ کا کفر آپ کو اچھی طرح کھول کر دکھایا جا چکا ہے سب کو بھلا کر پھر دلالت کی تقریر پوچھنے بیٹھے ہیں ایسی کھلی گالی کو بھی پوچھ رہے ہیں کہ اس میں توہین کس طرح ہوئی یہ بھولا پن ہے یا اشدّ عیّاری ۔

سابعاً[۷] تھانوی جی نے حیدر آبادی اذناب کو تو یوں خشک ٹال دیا مگر پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے کہ اب حکیم الامتی کی خیر نہیں طائفۂ دیوبندیہ وہابیہ کی امامت کی پگڑی جو گنگوہی جی سے ورثہ میں پائی ہے سرِ بازار اچھلتی نظر آئے گی **اذناب** کو بھی حفظ الایمان میں **کفر** کا احساس ہونے لگا ہے اور مسلمانوں نے ہر جگہ اُن کا ناک میں دَم کر دیا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ سب پریشان ہو کر دامِ تزویر سے نکل جائیں اور اپنے حلوے مانڈے میں خلل آئے مجبوراً ایک خانگی سوال گڑھا جس کا اقرار خود کیا جاتا ہے

____ " اس خط کو دیکھ کر چونکہ مشورہ نیک تھا گو بنا ضعیف تھی یہاں بعض دینی خیر خواہوں اور اسلامی مصلحت اندیشوں نے سوال کو بدل کر پیش کیا چوں کہ اس میں جو بنا بیان کی گئی تھی واقعی تھی اس لیے جواب میں اس مشورہ کو قبول کر لیا گیا " ____

ثامناً[۸] اب وہ **تھانوی خانگی** سوال ملاحظہ ہو

—— "حفظ الایمان کے سوال سوم کے جواب میں ایک شق میں یہ عبارت ہے

—— "آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے الخ

—— اس عبارت پر بعض حضرات شبہہ کرتے ہیں کہ اس میں نعوذ باللہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علم کو مماثل اور مشابہ ٹھہرا دیا علوم مجانین و بہائم کے۔ اور یہ استخفاف ہے اور استخفاف کفر ہے اور اس شبہہ کا جو جواب رسالہ بسط البنان میں لکھا گیا ہے وہ بالکل کافی ووافی جامع مانع اور اساسِ شبہہ کا بالکلیہ قالع ہے" ——

جی ہاں تھانوی جی جو کچھ ریز آپ نے بسط البنان میں کی تھی اس کا قاہر رَد حضرت فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل گل گلزارِ سُنّیت، برقِ قہرِ الٰہی برخرمنِ وہابیت و دیوبندیت، شاہزادۂ اصغر حضور پرنور امام اہلسُنّت مرشدِ برحق سیّدنا اعلیٰحضرت، حضرت مولٰنا مولوی **محمد مصطفٰی رضا** خاں صاحب قبلہ مدظلہم العالی نے جبھی رسالۂ مبارکہ وقعات السنان و رسالۂ مبارکہ ادخال السنان میں تحریر فرما دیا تھا اور اس بیچاری دکھیاری بسط البنان کی ننھی سی جان پر دوسو بانوے ۲۹۲ قاہر ضربیں نازل فرمائیں جن کے صدمے سے اب تک وہ بیچاری اوندھی پڑی ملکِ عدم کے خواب دیکھ رہی ہے ان تمام مطالباتِ قاہرہ کا یکسر ہضم کر جانا اور پھر ویسی ہی آنکھیں دکھا کر بسط البنان کا نام لینا کیسی **حیا داری** ہے۔

تاسعًا ۹ ہر شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا جلوہ، سینہ میں دل اور دل میں محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبّت و تعظیم کا ادنیٰ پرتو ہے صاف دیکھ رہا ہے کہ —— تھانوی نے اس عبارتِ حفظ الایمان میں علمِ غیب کی دو قسمیں کیں ایک **کل** علمِ غیب جس سے کوئی فرد بھی خارج نہ رہے اور دوسری **بعض** علمِ غیب اگرچہ وہ کتنا ہی تھوڑا ہو —— کل علمِ غیب کا تو کھلّم کھلّا انکار کر دیا —— اب حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لیے نہ رہا مگر بعض علمِ غیب —— اسی کو منہ بھر کر کہہ دیا کہ

—— "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے" ——

تو کیسا صاف صاف کہہ دیا کہ —— جیسا علمِ غیب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ہے ایسا تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپایوں کے لیے بھی حاصل ہے —— ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس ملعون عبارت میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علمِ اقدس کو کیسی ناپاک گالی دی گئی ہے —— پھر بھی مسلمانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مُکرنا اور بسط البنان پر حوالہ کر کے انکار کرنا **کیسی بے ایمانی** ہے۔

عاشرًا ۱۰ تھانوی خانگی سوال میں ہے

—— "معترضین کے شبہہ کا منشا دو امر کا مجموعہ ہے ایک یہ کہ عبارت ایسا علم میں ایسا کو تشبیہ کے لیے سمجھ گئے اور علم سے مراد علم نبوی سمجھ گئے حالانکہ یہ منشا ہی غلط ہے"

تھانوی جی اس کا مفصّل قاہر دنداں شکن رَد تو رسالۂ مبارکہ وقعات السنان میں آپ

ملاحظہ فرما چکے اس کا سوال ہفدہم اگر آپ بھول گئے ہیں تو اسی کو الفاظ بدل کر پیش کرتا ہوں سنیے ـــــ آپ نے اپنی رسالیا حفظ الایمان میں ـــــ علمِ غیب کی دو قسمیں علمِ کل و علمِ بعض کر کے علمِ کل غیب کا بُطلان دلیلِ عقلی و نقلی سے ثابت مانا یا نہیں ؟ ـــــ فرمائیے مانا اور صراحۃً مانا ـــــ تو آپ کے نزدیک نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٰہٖ وسلم کا علمِ غیب صاف صاف قسمِ دوم کا ہوا یا نہیں ؟ ـــــ کہیے ہوا اور ضرور ہوا ـــــ اب اسی قسم یعنی بعض علومِ غیبیہ پر کہتے ہیں کہ

ـــــ " اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپایوں کے لیے بھی حاصل ہے " ـــــ

تو صاف صریح بے پھیر پھار بے گنجائشِ انکار آپ نے کہا یا نہیں کہ ـــــ مغیبات کا جیسا علم نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٰہٖ وسلّم کے لیے ثابت ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کے لیے حاصل ہے ـــــ اس میں آپ نے صراحۃً حضور محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٰہٖ وسلّم کو گالی دی یا نہیں ؟ ـــــ بولیے دی اور ضرور دی ـــــ باوجود اس واضح تر ایضاح کر دینے کے آپ کو اور آپ کے اذناب کو ٹھیک دوپہر میں آفتاب نہیں سوجھتا اور یہی گیت گا رہے ہیں کہ ـــــ " یہ منشا ہی غلط ہے " ـــــ کیسی ڈھٹائی ہے ۔

حادی عشر (۱) تھانوی خانگی سوال میں ہے

ـــــ " لفظ ایسا بقرینۂ مقام مطلق بیان کے لیے بھی آتا ہے جیسا بلغائے اہلِ لسان اپنے محاوراتِ فصیحہ میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے ظاہر ہے کہ یہاں کوئی تشبیہ دینا مقصود نہیں " ـــــ

تھانوی جی یہ بھی کوئی نئی نہیں بلکہ وہی پرانی پیش کی ہے جس کے پرخچے وقعات السنان نے اُڑا دیئے مگر مشکل یہ ہے کہ آپ اور آپ کے اذناب سب کچھ دیکھ کر آنکھیں میچ لیتے ہیں ـ ـــــ اچھا سنیے ـــــ آپ کے نزدیک محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٰہٖ وسلّم کا علم واقع میں محیطِ کل ہے یا محیطِ بعض ـــــ اوّل کو تو آپ ہی حفظ الایمان میں باطل بتا آئے ہیں ـــــ اور ـــــ بعض علومِ غیبیہ کی بنا پر بچّوں پاگلوں جانوروں کو بھڑاتے ہیں ـــــ تو ضرور آپ حضور مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والٰہٖ وسلّم کا علم ایسا ہی مانتے ہیں جیسا کہہ رہے ہیں کہ ـــــ

ـــــ " ایسا تو ہر پاگل جانور کو حاصل ہے " ـــــ پھر کدھر بھاگتے ہیں کہ ـــــ لفظِ ایسا تشبیہ کے لیے نہیں بلکہ بیان کے لیے ہے ـ

(۲) تھانوی جی بھلا حکیم الامۃ کہلا کر اردو ادب کے مسائل سے بھی آپ کیا جاہل ہوں گے ضرور ہے کہ دانستہ سب کچھ دیکھ بھال کر مسلمانوں پر اندھیری ڈالنا چاہتے ہیں ـــــ **ہاں تھانوی جی** ہم سے سنیے ـــــ ایسا کا لفظ مطلق بیان کے لیے وہاں آتا ہے جہاں مشبہ بہ مذکور نہ ہو نہ صراحۃً نہ حکماً ـــــ اور جہاں مشبّہ و مشبّہ بہ دونوں موجود ہوں وہاں قطعاً یقیناً ایسا کا لفظ تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے ـــــ اس جملہ میں کہ ـــــ " اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے " ـــــ ضرور یہ مطلق بیان ہی کے لیے ہے ـــــ مگر کیوں ـــــ اس لیے کہ مشبّہ بہ موجود نہیں ـــــ اور اگر مشبہ بہ بھی بڑھا کر کوئی وہابی یوں کہہ دے کہ ـــــ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے جیسے حیوانات و بہائم ـــــ تو ضرور یہاں لفظِ ایسا تشبیہ کے لیے ہے مطلق بیان کے لیے نہیں ہو سکتا ـ اسی طرح آپ کی عبارت میں کہ

ـــــ " اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون

بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے "۔۔۔۔

مشبہ ومشبہ بہ دونوں موجود ہیں اور یہاں لفظ ایسا یقیناً تشبیہ کے لیے ہے مطلق بیان کے لیے ہرگز نہیں ہوسکتا۔

(۳) بلکہ اگر لفظ ایسا بیان کے لیے لیا جائے تو تھانوی جی کا اخبث کفر اشد ارتداد اور زیادہ واضح ہے جس وقت لفظِ ایسا تشبیہ کے لیے نہیں بلکہ **بیان** کے لیے ہوتا ہے تو **اس قدر** اور **اتنا** کے معنیٰ میں آتا ہے چنانچہ خود تھانوی جی نے "حفظ الایمان" کی مرہم پٹّی کرنے کے لیے جو تحریر دربھنگی جی کے نام سے بنام توضیح البیان فی حفظ الایمان تشہیر کروائی اُس میں بھی اِس کا اقرار موجود ہے فرماتے ہیں

"عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر واتنا ہے پھر تشبیہ کیسی تو حاصل یہ ہوا کہ جس قدر اور جتنے علم کو علت، اطلاقِ عالم الغیب کی فرض کی تھی وہ زید وعمرو وبکر میں متحقق ہے۔"

دیکھیے کیسا صاف کہہ دیا کہ تھانوی عبارت میں لفظ ایسا کے معنیٰ اس قدر اور اتنا ہے تو اب تھانوی عبارت کا مطلب خود انہیں کے اقرار سے یہ ہوا کہ

اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے اس قدر اور اتنا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر بچّہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کے لیے بھی حاصل ہے۔

کیوں تھانوی صاحب اور کیا کفر کے سر پر سینگ ہوتے ہیں جس قدر آپ کفر سے بھاگتے ہیں اسی قدر وہ آپ کے پیچھے لگتا ہے کوئی پہلو بدلو کوئی کروٹ لو کسی گلی میں چھپو مگر **محمدؐ رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو جو گالی دے چکے وہ رنگ لائے بغیر نہیں رہتی گویا

کفر بھی وہابیت دیوبندیت کا اٹھتا جوبن ہے کہ بیچاری لاکھ تاویل کی انگیا دبائے تبدیل و تغیر کے دوپٹے سے اُسے چھپائے مگر وہ کسی طرح نہیں چھپتا۔

(۴) تھانوی کے اذناب میں دربھنگی کی طرح ایک اور صاحب اجودھیا باشی بھی ہیں جن کی حیا وتہذیب حد سے گزر چکی ہے انھوں نے بھی ایک ناپاک کتاب الشہاب الثاقب لکھی ہے جس کے ہر ہر صفحہ میں بیسیوں گالیاں دے کر تمام اہلسنّت کا دل دکھایا ہے عنقریب خدا و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے چاہا تو اس کا ردِ بالغ بھی کر دیا جائے گا اس وقت اتنا ہی کرتا ہوں جس سے سارے دیوبندیہ چیخ پڑیں گے کہ اسی عبارتِ تھانوی کی پیوندکاری میں اس نے صفحہ ۱۱۱ سے صفحہ ۱۲۶ تک ۱۶ صفحے اپنے نامۂ اعمال کی طرح سیاہ کئے ہیں۔ اسی میں صفحہ ۱۱۷ پر لکھتا ہے

"جناب یہ تو ملاحظہ کیجیے کہ حضرت مولانا (تھانوی) عبارت (حفظ الایمان) میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرما رہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے علم کی برابر کر دیا یہ محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے"۔۔۔

مسلمانو! ذرا انصاف فرمائیے دربھنگی جی تو کہتے ہیں کہ

"عبارتِ تھانوی میں لفظ ایسا اتنا کے معنیٰ میں ہے لہٰذا کفر نہیں"۔۔۔

اور اجودھیا باشی جی بولتے ہیں کہ

"چوں کہ لفظ ایسا اتنا کے معنیٰ میں نہیں ہے اس لیے کفر نہیں"۔۔۔

تو معلوم ہوا کہ جو معنیٰ دربھنگی نے بیان کیے وہ اجودھیا باشی کے نزدیک کفر ہیں اور

جو معنیٰ اجودھیا باشی نے بیان کیے وہ دربھنگی کے نزدیک کفر ہیں غرض تھانوی کے کفر پر دربھنگی و اجودھیا باشی کا اجماعِ مؤلّف ہوگیا ـــــ وللّٰہ الحمد ـــــ تھانوی جی دیکھو کہ تمہارے کفر کو اسلام بنانے میں تم اور تمہارے اذناب جس قدر کوششیں کرتے ہیں سب بے کار ثابت ہوتی ہیں ـــــ توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر نئے سِرے سے مسلمان ہو۔ توفیق اللہ عزّ وجلّ کے ہاتھ ہے۔

نظرِ انصاف درکار ہے آپ تو حضور محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شان میں جو گالی دے چکے اسے اور کفر کو نہ چھپا سکیں ـــــ پھر مسلمان جو اپنے آقا و مولیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے عشق و محبّت میں سرشار ہیں اور اسی لیے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شان میں گالی دینے والے کو کافر مرتد کہتے ہیں وہ فتوائے کفر کیونکر چھپالیں ـــــ آپ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی عزّت و عظمت کا لحاظ نہ کریں ـــــ پھر مسلمان کیونکر آپ کی حکیم الامتی کا لحاظ کریں ؎

ہزاروں خواہشیں دل میں چھپائے کس طرح کوئی ۔ مری جاں تم سے اک جوبن کا پردہ ہو نہیں سکتا
حیا بولی جو کھل کھیلا وہ گدرایا ہوا جوبن ۔ انھیں اب تم چھپاؤ ہم سے پردہ ہو نہیں سکتا
دو شریروں[1] کو وہ قابو میں کریں گے کیوں کر ۔ خیر سے ایک دوپٹہ تو سنبھلتا ہی نہیں
لاکھ تم باندھ کے رکھو مگر اٹھتا جوبن ۔ کُھل ہی کھیلے گا کہ چھپنا اُسے آتا ہی نہیں

کیوں تھانوی جی اب بھی یہی رَٹ لگائے جانا کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لیے نہیں کیسی **شوخ چشمی** ہے۔

---

[1] دو شریر یعنی ایک کفر دوسرا توہین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور دوپٹہ سے مراد تاویل ۔۱۲

ثانی عشر ۱۲ تھانوی خانگی سوال میں ہے

"ـــــ اسی طرح علم سے مراد علمِ نبوی نہیں بلکہ مطلق بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں جو اس شق کے شروع ہی میں لفظ اگر کے بعد مذکور ہے ـــــ"

تھانوی جی یہ بھی وہی آپ کی پُرانی ہے جو آپ بسط البنان میں پیش فرما چکے اور وقعات السنان میں اس کا دنداں شکن رَد پا چکے ۔ سنیے ـــــ لفظ ایسا سے مطلقِ بعضِ علومِ غیبیہ اسی وقت مراد ہو سکتے ہیں جب مشبہ بہٖ مطلقِ بعضِ علومِ غیبیہ کو قرار دیا جائے ـــــ جیسا کہ آپ نے بسط البنان میں فرما دیا مگر جواب سے آنکھیں بند کریں ـــــ سنیے تھانوی جی ـــــ آپ نے حفظ الایمان میں زید و عمرو کے علمِ غیب کو مطلقِ بعضِ علومِ غیبیہ سے تشبیہ دی ہے ؟ ـــــ اے سبحٰن اللہ آج تک کسی سلیم الحواس نے فرد کو مطلق سے تشبیہ دی ہے ؟ ـــــ جیسے کہیے ـــــ تھانوی جی تو بالکل ایسے ہیں جیسے آدمی ـــــ کیوں تھانوی جی کوئی عقلمند ایسا کہہ سکتا ہے ؟ ـــــ بلکہ یقیناً ایک فرد کو دوسرے فرد سے تشبیہ دی اور وہ مطلق وجہِ شبہ ہے دونوں میں مشترک ہے ـــــ تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے علم ہی کو ہر پاگل جانور کے علم سے تشبیہ دی ـــــ رد کو سارے کا سارا ہضم کر جانا اور وہی مردود آگے لانا کیسی **منہ زوری** ہے۔

ثالث عشر ۱۳ تھانوی خانگی سوال میں ہے

"ـــــ مطلب واضح ہوگیا کہ اگر مطلق بعض علوم کا حصول علت ہوا اطلاق عالم الغیب کے صحیح ہونے کی تو جب علت مشترک ہے دوسرے مخلوقات میں بھی تو لازم آتا ہے کہ

دوسرے مخلوقات کو بھی عالم الغیب کہیں اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل ہے۔"

تھانوی جی یہ بھی وہی آپ کی پرانی ہے جس کے پرخچے وقعات السنان میں اڑ چکے بھول گئے ہوں تو پھر ذکر کیے دیتا ہوں ـــــ آپ کی حفظ الایمان میں ہر پاگل جانور کے علم اور محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا علمِ اقدس مشبہ و مشبہ بہ تھے۔ اور مطلقِ بعضِ علومِ غیبیہ، وجہِ شبہ اور اطلاق عالم الغیب کے صحیح ہونے کے لیے علّت ہونا اس پر متفرع ـــــ کہ آپ نے یہ تشبیہ دے کر اس پر تفریع کی تھی کہ ـــــ

ـــــ "تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے" ـــــ آپ بسط البنان میں اور اذناب اس خانگی سوال میں اس تفریع ہی کو وجہِ شبہ کیے دیتے ہیں ـــــ رَد کو پیٹھ دینا اور وہی مردود گانا کیسی **بے شرمی** ہے۔

رابع عشر[۱۴] اب بھی تو اذناب وہی کفر گا رہے ہیں جو آپ نے بسط البنان میں گایا اور وقعات السنان کے حاشیہ نے اس پر **قہرِ الٰہی** نازل فرمایا اسی عبارت خانگی سوال میں ہے

ـــــ "تو جب علّت مشترک ہے دوسرے مخلوقات (یعنی پاگلوں جانوروں) میں بھی تو لازم آتا ہے کہ دوسرے مخلوقات کو بھی عالم الغیب کہیں" ـــــ

خانگی سوال کے پردہ میں چھپنے والی ان نازنین صورتوں بھولی مورتوں سے پوچھئے کہ ـــــ حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ان کے ربِّ کریم جلّ جلالہٗ نے جو علومِ غیبیہ کثیرہ عظیمہ فخیمہ عطا فرمائے جن کے برابر کسی دوسرے نبیِ مُرسَل و مَلکِ مُقرَّب کو بھی نہ بخشے اگر اُن کی وجہ سے حضورِ انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو عالم الغیب کہنا جائز ہوجائے

ـــــ تو اِس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ ـــــ **تمھارے دھرم** میں پاگلوں جانوروں کو جو ایک آدھ بات غیب کی معلوم ہے اس کی وجہ سے پاگلوں جانوروں کو عالم الغیب کہنا بھی صحیح ہوجائے؟ ـــــ حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کے علومِ کثیرہ کے صحتِ اطلاقِ عالم الغیب کی علّت ہونے سے ـــــ پاگلوں جانوروں کے بعض علوم کا صحتِ اطلاقِ عالم الغیب کی علّت بن جانا ـــــ کیونکر ثابت ہوا؟ ـــــ اگر کہیں اس لیے کہ ـــــ علّت ہونے میں دونوں مشترک ہیں ـــــ تو کھلا مُصادرہ علی المطلوب ہے۔ اشتراک فی العلیّۃ کی وجہ اشتراک فی العلیۃ؟ ـــــ یہی تو تمھارا دعویٰ ہے کہ علّت ہونے میں دونوں مشترک ہیں اب اسی کو دلیل کیسے بنائے لیتے ہو ـــــ لاجرم کہنا پڑے گا اس لیے کہ ـــــ علمِ اقدسِ حضورِ انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور ہر پاگل چوپائے کا علم دونوں ایک سے ہیں تو جیسے وہ علّت ہوگیا یہ بھی ہوجائے گا ـــــ اب کُھل گیا کہ ـــــ **بے ادب** خود علمِ اقدس کو ان ذلیلوں کا سا علم مانتے اور علّیتِ اطلاق کو اس پر متفرع جانتے ہیں ـــــ کیوں تھانوی جی ایسے قاہر رَد سے آنکھیں میچ لینا اور اپنی وہی پرانی جس کے پرخچے اُڑ چکے سنّیوں کو دھوکے دینے کے لیے آگے کر دینا کیسی **مکّاری** ہے۔

خامس عشر[۱۵] تھانوی خانگی سوال میں ہے

ـــــ "یہاں اس میں کلام ہی نہیں کہ حضور کے علومِ غیبیہ جزئیہ کمالاتِ نبوت میں داخل ہیں اس کا انکار کون کرتا ہے نہ اس عبارت میں انکار ہے نعوذ باللہ" ـــــ

تھانوی جی بھلا اس جھوٹ کی کوئی حد ہے حفظ الایمان آپ کی چُھپی ہوئی نہیں چھپی ہوئی لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے ہر موافق و مخالف دیکھ رہا ہے کہ اس میں

صاف یہ عبارت موجود ہے

"— پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملۂ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے" —

زید التزام کرے یا نہ کرے مگر آپ تھانوی نے منہ بھر کہہ دیا کہ

"— اِس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے" —

اور اس کے بعد ہی کہا

"— جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے"—

تو آپ صاف صاف واشگاف علومِ غیبیہ محمدیہ علی صاحبہا الصّلاۃ والتحیۃ کے کمالاتِ نبوّت میں سے ہونے کے منکر ہوئے یا نہیں؟ — بولیے ہوئے اور ضرور ہوئے پھر توبہ تلّا ہائے توبہ واویلا مچانا کیسا **سپید جھوٹ** ہے۔

سادس عشر[16] تھانوی خانگی سوال میں ہے

"— چنانچہ خود رسالۂ حفظ الایمان ہی میں اس کی تصریح ہے کہ نبوت کے لیے جو علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو بتمامہا حاصل ہو گئے تھے جس سے بسط البنان میں تعرض کیا گیا ہے غرض ان تصریحات و تنقیحات کے بعد کسی شبہہ کی گنجائش نہیں رہی نہ کسی خلاف مقصود یا نعوذ باللہ سوءِ ادب کا اصلاً ایہام رہا" —

تھانوی جی یہ بھی آپ کی پرانی ہے جسے **وقعات السّنان** کے قاہر واروں نے

دار البوار میں پہنچا دیا مگر آپ تو بھولتے بہت ہیں — سنیے اس عبارت خانگی کا مطلب یہ ہوا کہ — جب ہم نے حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمام علومِ لازمۂ نبوّت کا اقرار کرلیا تو اب توہین نہیں ہو سکتی — کیوں تھانوی جی — کیا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بُری تشبیہیں دینی اسی وقت کفر ہیں کہ ان کے ساتھ ساتھ حضور کی کوئی خوبی نہ بیان کی جائے؟ — اور اگر ان کے ساتھ ایک آدھ خوبی بیان کر دو تو پھر اللہ کے محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو جیسی ذلیل سی چاہو تشبیہیں دو کچھ قباحت نہیں؟ — ہاں قباحت تو جب سوجھے کہ دل میں اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت ہو، ایمان ہو، محبّت ہو — یہ رد وقعات السّنان میں دیکھ کر پھر وہی مردود رَٹ لگانا رَد کے قریب نہ آنا کیسی **عیّاری** ہے۔

سابع عشر[17] ہاں تھانوی جی اسی عبارت پر وقعات السّنان نے آپ کو تین فوٹو دکھائے تھے شاید آپ نے آنکھیں بند کرلی ہوں اس لیے میں پھر اُن تین میں سے دو دکھاتا ہوں اور تیسرا پھر کبھی اِن شاء اللہ تعالیٰ دکھاؤں گا — ہاں تھانوی جی ناراض ہونے کی بات نہیں — جو بات اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شان میں منہ کھول کر بک چکے اپنوں کو بھی کہو گے یا وہاں غیظ و غضب سے بھڑکتی آگ میں رہو گے — آپ کے اذناب و اتراب نے ایک شیطنت یہ نکالی ہے کہ آپ اور آپ کے بڑے جیسی ناپاک سی ناپاک بات چاہیں اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی جناب میں منہ بھر کر بک جائیں وہ تو سب شیرِ مادر اور حکیم الامتی کا جوہر — اس پر مسلمان جو اُن دشنامیوں پر حکمِ شرع لگائیں یا آفتاب پر ان کا تھوکا ہوا ان کے منہ پر

پلٹیں تو بے تہذیب ہیں بازاری گفتگو کرتے ہیں گالیاں بکتے ہیں قابلِ خطاب نہیں لائقِ کلامِ اہلِ حجاب نہیں ـــــ اس ڈھٹائی بے حیائی کی کچھ حد ہے۔ تو بات کیا ہے؟ یہ کہ ـــــ تمہاری جھوٹی عزت ساختہ وقعت ان کی نگاہوں میں اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچّی عظمت سے بدرجہا زائد ہے جب تو تم اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو جیسی چاہو گالیاں دو آنکھوں سُکھ کلیجے ٹھنڈک ـــــ اور مسلمان آئینہ میں تمہاری ناپاک صورت دکھائیں تو بے تہذیب ہیں فحش کلام ہیں اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ۱۲ع۲) ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ـــ

خیر اس کا فیصلہ تو روزِ قیامت ہوگا اور جو اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں تمہاری دی ہوئی گالیوں کے جواب میں تمہیں کچھ کہنا بے تہذیبی بتاتے ہیں ان سب سے بھی سوال ہوگا۔

وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ (پ۲۳ع۶) | انھیں ٹھہراؤ ان سے سوال ہونا ہے۔

کہ اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تمہاری نگاہ میں ایسے ہلکے تھے؟ اور ان کے یہ بدگو اتنے بھاری؟ تمھیں یا تمہارے ماں باپ کو کوئی آدھی بات کہے تو تہذیب و انسانیت سب بالائے طاق رکھتے ایک کی دس کہہ کر بھی پیچھا نہ چھوڑتے اور اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو گالیاں دینے والوں کے ساتھ ایسے مقدس بے نفس بنتے؟

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝ (پ۱۹ع۱۵) | اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

خیر یہ تو روزِ قیامت کا قصہ ہے۔

اللہ یحکم بیننا وھو خیر الحٰکمین ۔ (اللہ ہم میں فیصلہ فرمائے گا اور اس کا فیصلہ سب سے بہتر ہے)

اس وقت آپ سے ایک سادہ عرض ہے سیدھی طرح انسان بن کر سنیے اور ہوسکے تو جواب دیجیے ورنہ توفیق ملے تو کلمۂ اسلام پڑھ کر توبہ کیجئے ـــــ ہاں تھانوی جی آپ نے حضور محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو تو وہ کچھ کہا کہ ـــــ جیسا علمِ غیب رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر جانور کو ہے ـــــ اور اس پر جو خبر آپ کی مسلمانوں نے لی تو بسط البنان اور تغییر العنوان میں ان حیلوں حوالوں کی سوجھی اور صاف ٹھہرالیا کہ اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی جناب میں ایسا منہ کھول دینے میں کچھ قباحت نہیں ـــــ اب سوال ہے کہ ـــــ اگر سعید وحمید وغیرہما کہیں کہ۔ ـــــ جیسا علم جناب گنگوہی صاحب کو تھا ایسا علم تو ہر کتّے کو ہوتا ہے جیسا جناب نانوتوی صاحب کو تھا ایسا علم ہر الّو کو ہوتا ہے جیسا جناب تھانوی صاحب کو ہے ایسا علم تو ہر گدھے کو ہوتا ہے، جیسا امام الوہابیہ جناب دہلوی کو تھا ایسا علم تو ہر سوئر کو ہوتا ہے، جناب گنگوہی صاحب کی صورت جیسی تھی ایسی کتّے کی بھی ہے، جناب نانوتوی صاحب کی شکل جیسی تھی ایسی شکل الّو کی بھی ہے، جناب تھانوی کا چہرہ جیسا ہے ایسا گدھے کا بھی ہے، جناب امام الوہابیہ دہلوی صاحب کا منہ جیسا تھا ایسا سوئر کا بھی ہے ـــــ اور وجہِ شبہ یہ بتائے کہ ـــــ گنگوہی ونانوتوی وتھانوی ودہلوی صاحبان کو بھی بعض علم ہے اور کتّے، اُلّو، گدھے، سوئر کو بھی بعض ہے اگرچہ جناباںِ مذکورین کو جتنا علم آج کل مولوی کہلانے کو لازم و ضروری ہے وہ انہیں حاصل ہے جناباںِ مذکورین کا منہ، چہرہ، شکل، صورت بھی مخلوق ہے حادث ہے فانی ہے اور کتّے، اُلّو، گدھے، سوئر کے منہ بھی مخلوق وحادث وفانی، اگرچہ انسان کہلانے کے لیے جو نقشہ لازم وضروری ہے جناباںِ مذکورین کو بتمامہا حاصل ہے

ـــــــــ توکیا ایسا کہنا آپ حضرات پسند کریں گے اِسے ان خبابوں کی توہین نہ کہیں گے؟ ـــــــــ کیا جس طرح محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لیے لکھ کر چھاپ دیا اور اب اس پر اَڑے ہو جھوٹے بہانوں سے اُسے بنانے کے پیچھے پڑے ہو ـــــــــ یوہیں لکھ کر اپنے مُہر و دستخط سے یہی الفاظ گنگوہی و نانوتوی و اسماعیل دہلوی اور خود اپنی نسبت چھاپ دوگے ؟ ـــــــــ جو جھوٹے عذر محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو گالی دے کر تغییر العنوان و بسط البنان میں گڑھے کیا یہاں جاری نہیں ؟ ـــــــــ سب بعینہا جاری ہیں ـــــــــ اگر آپ یا آپ کے اذناب سعید وحمید پر بے تہذیبی و دشنام دہی کا الزام لگائیں تو سعید وحمید کہہ سکتے ہیں کہ

تھانوی جی کے اذناب کے شبہہ کا منشار دو امر کا مجموعہ ہے ایک یہ کہ عبارت ایسا علم اور ایسا رُخ وچہرہ وشکل وصورت میں ایسا کو تشبیہ کے لیے سمجھ گئے اور علم و صورت وشکل وچہرہ ورُخ سے مراد گنگوہی نانوتوی تھانوی دہلوی کا علم ورُخ وصورت و شکل وچہرہ سمجھ گئے حالانکہ یہ منشا ہی غلط ہے لفظ ایسا بقرینۂ مقام، مطلقِ بیان کے لیے بھی آتا ہے جیسا بلغائے اہلِ لسان اپنے محاوراتِ فصیحہ میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے ظاہر ہے کہ یہاں کوئی تشبیہ دینا مقصود نہیں اسی طرح علم اور رُخ و چہرہ وصورت وشکل سے مراد گنگوہی نانوتوی تھانوی دہلوی کا علم ورُخ وچہرہ وصورت و شکل نہیں۔

کیوں تھانوی جی کیا بعینہٖ وہی آپ کے خانگی سوال والی تقریر نہیں ؟ ـــــــــ کہیے ہے اور ضرور ہے ـــــــــ توکیا وجہ کہ آپ یہ تقریر اپنے بڑوں کے حق میں مقبول نہ رکھیں اور

خود محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بارے میں گڑھیں ـــــــــ بلکہ آپ کو تو سعید وحمید کی تقریر سننے کی بھی حاجت نہ چاہیئے آپ خود اس تقریر کے بانی وبادی ہیں وہ کہتے جائیں کہ گنگوہی صاحب سوئر کی طرح ہیں نانوتوی صاحب اُلّو کے مثل تھے اسماعیل دہلوی صاحب کتّے کی مانند تھے تھانوی جی گدھے کے مشابہ ہیں اور آپ شاباش دیتے اور آمنّا صدّقنا کہتے جائیں ـــــــــ بلکہ حمید وسعید کے کہنے پر کیوں رکھئے خود ہی وہ لائق وبلند خطابات اپنے ان بڑوں کی نسبت لکھ کر چھاپیئے اور ہزار پانچ سو نسخے ہمیں بھی بھیجیئے کہ آپ کی حفظ الایمان کی طرح ملک میں شائع کریں اور آپ کا عذر مسلمانوں کو سنائیں کہ **بھائیو! خباب تھانوی صاحب** کو کچھ ہمارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے ہی خاص عداوت نہیں ان کی بولی ہی یہ ہے وہ اپنے بڑوں کو بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ کیوں تھانوی جی ! ہے صلاح کیسی کہی ـــــــــ ہاں ہاں وہ تو محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تھے جن کو منہ بھر کہا اور چھاپ دیا ـــــــــ اپنے بڑوں کی طرف ایسا خیال کرتے کلیجا چار چار ہاتھ اُچھلے گا ـــــــــ یہ ہے تمہارا اسلام، یہ ہے تمہارا ایمان، یہ ہے تمہارا دین، یہ ہے تمہارا دھرم

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ۱۲ ع۲) ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔ ـــــــــ

مسلمانو! حق واضح ہونے کا اس سے زیادہ اور بھی کوئی ذریعہ ہے ـــــــــ

ـــــ کیوں تھانوی جی کیا یہ جانگزا سوال دقعات السّنان نے آپ پر نازل نہ فرمایا تھا جس سے آپ کو بھی دن میں تارے نظر آنے لگے ہوں گے باوجود اس کے وہی مرغی کی ایک ٹانگ کیسی شدید **ہٹ دھرمی** ہے۔

ثامن عشر[18] تھانوی خانگی سوال میں ہے

"پس اس کی بنا پر واقعی ترمیم عبارت کی مطلق ضرورت نہیں لیکن اسلامی دنیا میں چونکہ ہر فہم کے لوگ ہیں یا کم از کم قصداً شبہہ ڈالنے والے بھی موجود ہیں جو شبہہ ڈالنے میں کچھ مصالح سمجھے ہوتے ہیں خواہ وہ مصالح دینیہ ہوں جیسا ان کا دعویٰ ہے یا دنیویہ ہوں جیسا واقع ہے اس لیے کم فہموں کی رعایت سے تاکہ ان کو خود شبہہ نہ ہو نہ دوسرا شبہہ ڈال سکے اگر اس عبارت میں ایسے طور سے ترمیم کردی جاوے جس میں **معنون محفوظ رہے اور عنوان بدل جاوے** تو امید ہے کہ موجب اجر ہوگا گویہ **ترمیم درجۂ ضرورت میں نہ ہوگی** صرف درجۂ استحسان ہی میں ہوگی آئندہ جو رائے ہو فقط"

کیوں تھانوی جی صراحۃً حضور محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علمِ اقدس کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم سے ملاتیے اور اُس سے توبہ درکنار صرف عبارت بدلنے کو بھی مطلق **ضروری نہ جانیے** ——— مکّہ معظّمہ، مدینہ طیّبہ کے علمائے کرام ومفتیانِ عظام بالاتفاق کفر کا فتویٰ دیں اور آپ انھیں یوں جلی کٹی سنائیں کہ دنیوی فوائد کے واسطے قصداً شبہہ ڈالتے ہیں ——— پھر جو عبارت بدلی جائے اس میں بھی اس کا لحاظ رکھا جائے کہ ——— **معانیِ کفریہ وہی باقی رہیں صرف الفاظ کا فرق ہوجائے** ——— وہ بھی خدا ورسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے خوف سے نہیں بلکہ صرف اس لیے کہ سنّی مسلمانوں کے حملوں سے جان بچے پیچھا چھوٹے ——— آپ ہی فرمائیے یہ آپ کے کتنے بڑے ڈبل کفر ہیں ——— کفر ہو یا کچھ ہو مگر تھانوی خانگی سوال کی یہ پچھلی عبارت ہمارے اس قول کی تصدیق کرتی ہے کہ عبارت

صرف اس لیے بدلی گئی ہے کہ حلوے مانڈے سلامت رہیں اور حکیم الامتی میں ٹھیس نہ لگے کیوں تھانوی جی یہ خود آپ کے خانگی سوال کے ہاتھوں آپ کی کیسی نرالی **نقاب کُشائی** ہے۔

تاسع عشر[19] اس کے بعد تھانوی جی کی جوابی تحریر ہے

——— "جزاکم اللہ تعالیٰ بہت اچھی رائے ہے چونکہ اس کے قبل کسی نے واقعی بنا نہیں ظاہر کی اس لیے ترمیم کو دلالت علی خلاف المقصود کے اقرار کے لیے مستلزم سمجھا اور اقرار بالکفر کفر ہے اس لیے ترمیم کو ضروری تو کیا جائز بھی نہیں سمجھا اب سوالِ ہذا میں جو بنا بیان کی گئی ہے یہ امر واقعی ہے لہذا قبولاً للمشورہ اس کو لفظ اگر کے بعد سے عالم الغیب کہا جاوے تک اس طرح بدلتا ہوں اب حفظ الایمان کی اس عبارت کو جو کہ اس سوال کے بالکل شروع ہی میں مذکور ہے اس طرح پڑھا جاوے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیا علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے" ———

جی ہاں تھانوی جی! اس کے قبل آپ پر عبارت حفظ الایمان کے سبب کفر وارتداد کا فتویٰ دینے والے آپ کو توبہ اور از سرِ نو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کی طرف رغبت دلانے والے اس عبارتِ ملعونہ کی ترمیم کی طرف آپ کو متوجہ کرنے والے حلّ وحرم عرب وعجم کے تمام علمائے اہلِ سُنّت تھے ——— اور اس کی بنا کیا ظاہر کی تھی یہی کہ اس عبارتِ ملعونہ میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سخت ناپاک شدید توہین ہے اور حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ذرہ برابر توہین وگستاخی کفر ہے ——— آپ کے دل میں اگر محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عزّت و عظمت کا ادنیٰ جلوہ بھی ہوتا تو مطالبۂ تعظیم مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے حضور گردن

جھکا دیتے سر رکھ دیتے اور فوراً توبہ کر کے از سرِ نو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ——— مگر آپ کے نزدیک تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو گالی دینا کوئی بڑی بات نہیں بلکہ جس گندی عبارت میں گالی دی جائے اس کی ترمیم ضروری درکنار جائز بھی نہیں ——— لہٰذا اُسی کفر پر اَڑے رہے، مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علم کو بچّوں، پاگلوں، جانوروں کے علم کے مثل بتا چکے تھے اسی ملعون گالی پر ڈٹے رہے ——— اب کہ اذناب نے سوجھایا کہ انھیں سنّیوں کے سامنے ہمیشہ لعنت و رُوسیاہی و ذلّت و خواری نصیب ہوتی ہے اور حفظ الایمان کے گندے گہرے گھاؤ میں بتّی رکھوانے میں سخت دشواری پیش آتی ہے ——— اور اس سے حکیم الامتی کی شان میں دھکّا لگنے کا اندیشہ ہے ——— تو جلد مسلمانوں کو پھسلانے کے لئے ترمیم قبول کرلی ——— **مسلمانو! لِلّٰہ انصاف** تھانوی جی کو محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عزّت و عظمت سے کچھ علاقہ نہیں اُن کی توہین کیے جائیں۔ ان کو گالی دیئے جائیں۔ مسلمان اُس پر اللہ و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عزّت و عظمت، خوف و خشیت یاد دلائیں تو خیال میں نہ لائیں۔ ویسی ہی آنکھیں دکھائیں۔ غریب سنّیوں پر غرّائیں کہ

"مجھے معقول بھی کر دو تو وہی کہے جاؤں گا"

مگر جب یہ اندیشہ ہوا کہ اپنی جھوٹی عزّت پر آنچ آئے گی۔ حکیم الامتی کی پول کُھل جائے گی تو فوراً اسے واقعی بنا بتا کر ترمیم عبارت قبول و منظور کریں ——— یعنی تھانوی جی کے دل میں خود ان کی عزّت و عظمت اللہ و رسول کی عزّت و عظمت سے بہت زائد ہے ——— کہ حضور محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو گالی دینا حلال و شیرِ مادر

اس سے تھانوی ایمان میں ٹھیس بھی نہ لگے بلکہ اس گالی پر اَڑا رہنا واجب اس کی ترمیم ناجائز ——— مگر اپنی عزّت و حکیم الامتی میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہوا اور فوراً ترمیم قبول کرلی وہ حرام حلال کرلیا یہ ہے تمہارا دین یہ ہے تمہارا ایمان **وہابیو دیوبندیو دیکھو یہ ہے تمہارے پیر تھانوی کا دھرم۔**

ہاں تھانوی جی دیکھو تمہاری سوا چھ سطروں میں کتنے کفر ہیں خانگی سوال کے اس کہنے پر کہ ——— حفظ الایمان کی عبارت اس لیے نہ بدلی جائے کہ اس میں محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی توہین و تنقیص ہے بلکہ صرف اس لیے کہ مسلمانوں کے اعتراضوں سے جان بچے ——— یوں کہنا کہ

"جزاکم اللہ بہت اچھی رائے ہے"

اس کفر کو پسند کرنا اور اس پر خدا سے بہتر بدلہ مانگنا ہے ——— تو یہ آپ کے نئے **دو کفر ہوئے۔**

پھر محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شان میں گالی بکنے کو بڑی بات نہ جاننا بلکہ جس عبارت میں گالی ہو اس کی ترمیم کے لئے تنقیصِ شانِ رسالت کو بنائے واقعی نہ ماننا **تیسرا کفر ہوا۔**

اس گالی سے رجوع کرنے کو کفر کہنا کہ ترمیم کو دلالت علی خلاف المقصود کے لیے مستلزم سمجھا اور اقرار بالکفر کفر ہے یہ **چوتھا کفر ہوا۔**

" ترمیم کو ضروری تو کیا جائز بھی نہیں سمجھا "

یعنی جس عبارت میں رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کے علم کو پاگلوں جانوروں

کی طرح کہہ کر کفر بکا جائے اس کی ترمیم ضروری نہیں یعنی کفر سے رجوع ضروری نہیں یہ **پانچواں کفر ہوا** بلکہ کفر سے رجوع جائز بھی نہیں یہ **چھٹا کفر ہوا**۔

"اب سوالِ ہٰذا میں جو بنا بیان کی گئی ہے وہ واقعی ہے"

یعنی محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کی عزّت وعظمت کا لحاظ بنائے واقعی نہیں مگر تھانوی جی کی عزّت وعظمت کا لحاظ ضرور ایک بنائے واقعی ہے یہ کیسا **اشد ساتواں کفر ہوا**۔

آگے تھانوی جی فرماتے ہیں

"ایسی عبارت بعینہا شرح مواقف میں فلاسفہ کے جواب میں اور اسی کے مثل مطالع الانظار میں ہے"

اس کا مطلب یہ کہ تھانوی نے جو گالی حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دی اس کے جائز ہونے کی دو دلیلیں یہ ہیں کہ شرحِ مواقف ومطالع الانظار میں ایسا ہی لکھا ہے اور کفر کے جائز ہونے پر دلیل لانا بھی کفر ہے تھانوی نے اپنے زعم میں اس کفر پر دو دلیلیں پیش کیں تو یہ **آٹھواں** اور **نواں کفر ہوا**۔

پھر کہا

"اب اگر اس پر بھی کلام ہو تو میں پھر بدلنے کو تیار ہوں مگر شرحِ مواقف و مطالع الانظار کی عبارت بدلنے کے بعد"

اس کا بھی وہی مطلب کہ جو کفر تھانوی نے بکا وہی ان دونوں کتابوں میں بھی ہے تو جیسے ان کتابوں میں کفر جائز ہے تھانوی نے جو کہا وہ بھی جائز ہے یہ **دسواں** اور **گیارہواں کفر ہوا**۔

عشرین[۲۰] تھانوی جی رسالۂ مبارکہ وقعاتُ السِّنَان نے عبارات شرحِ مواقف و مطالع الانظار کا کامل کشف اور پورا ایضاح کیا نہ فرمادیا تھا؟ ــــــ یاد نہ رہا ہو یا باوجود یاد ہونے کے دانستہ اس سے اڑان گھاٹی بتاتے ہو تو میں پھر کہتا ہوں کہ رسالۂ مبارکہ آپ پر رجسٹری شدہ نازل ہوچکا ہے اور گیارہ برس سے آپ کے دم پر سوار ہے جس سے حفظ الایمان وبسط البنان پر قہرِ الٰہی وغضبِ محمّدی کی مار ہے ــــــ ذرا سوال چہلم سے سوال پنجاہ وپنجم تک ۱۶ سوال پھر ملاحظہ فرمالیجئے یہاں اس خیال سے کہ تھانوی نزاکت حکیم الامتی کی نازنین طبیعت زیادہ برداشت نہ کرسکے مختصر ذکر کیے دیتا ہوں۔ سنیے ــــــ فلاسفہ نے نبی کی تعریف یہ کی کہ جس آدمی میں تین باتیں پائی جائیں وہی نبی ہے اور ان تین باتوں میں ایک علم غیب بھی ہے پھر اپنے اس دعوے کی دلیل میں کہہ بھاگے کہ سونے والوں بیماروں ریاضت کرنے والوں کو بھی علم غیب ہوجاتا ہے۔

اس پر صاحبانِ شرحِ مواقف ومطالع نے ان فلاسفۂ کَفَرہ پر اعتراض فرمایا کہ ــــــ تم جس منہ سے علمِ غیب کو نبی کا خاصہ بتاتے ہو کہ جسے علمِ غیب ہو وہ نبی ہے اسی منہ سے سونے والوں بیماروں ریاضت کرنے والوں کے لیے بھی علمِ غیب مانتے ہو تو تمھارے طور پر علمِ غیب نبی کا خاصہ نہ رہا۔

کیوں تھانوی جی کچھ آنکھیں کھلیں صاحبانِ مطالع وشرحِ مواقف نے آپ کی طرح کفر نہ بکا ــــــ فلاسفۂ حمقا نے جو کفر بکا اس کا رَد فرمایا ــــــ اور آپ نے اپنے طور پر رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علمِ اقدس کو بچّوں پاگلوں جانوروں کے علم کے

مثل بتایا ـــــ تو صاحبانِ شرحِ مواقف و مطالع مسلمان ہیں ـــــ اور ـــــ
ـــــ آپ تھانوی جی خارج از دائرۂ اسلام و ایمان ـــــ کیوں تھانوی جی ردقاہر کو
اڑان گھائی بتانا اور مردود بات کو آگے لانا کیسی **کیّا دی** ہے۔

حادی وعشرین (۲۱) تھانوی جی نے اسی تغییر العنوان کے ٹائیٹل پیج کے دوسرے صفحہ پر
اپنے اذناب میں سے ایک شخص کے نام سے تمہید چھپوائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے
"حفظ الایمان کی ایک صاف عبارت پر جس میں ذرّہ برابر بھی کوئی غبار نہیں
خواہ مخواہ سوچ ساچ کر ایک ایسا ہی شبہہ پیدا کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکے
میں ڈال دیا مدّت سے وہ اعتراض اس جماعت میں جاری ساری ہے چند روز تک
اس اعتراض کی طرف توجہ نہیں کی گئی پھر بعض خیر خواہانِ اسلام کے سوال کرنے پر خود
مؤلف رسالہ نے اس اعتراض کا نہایت کافی شافی جواب دے کر ظاہری تلبیس کو بھی
اٹھا دیا اس تحریر کا نام بسط البنان ہے مگر اہلِ عناد کو پھر بھی چین نہ آیا وہی مرغے کی
ایک ٹانگ گاتے رہے چنانچہ بعض بلاد میں وہ فتنہ پھر تازہ ہوا آخر بعض مخلصین کی
درخواست پر مؤلف نے اس بلند نظری و عالی حوصلگی سے کام لیا کہ اس عبارت میں جو
الفاظ دھوکا دینے کی بنا تھے باوجود اس کے کہ دلائل سے اُن کا دھوکا کی بنا ہو سکنا
باطل ہو چکا تھا مگر پھر بھی ترحماً علی الجاہلین اُن الفاظ ہی کو بدل دیا اس کا نام تغییر العنوان ہے"

اب ذرا اس عبارت کے کفریات گنیے ـــــ حفظ الایمان میں تھانوی نے
رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے علم کو پاگلوں جانوروں کے مانند ٹھہرایا اسے
صاف عبارت کہا ـــــ یہ کفر پر عناد اور **بارہواں کفر** ہوا۔

پھر کہا ـــــ جس میں ذرہ برابر غبار نہیں ـــــ یعنی رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلّم کو ایسی گالی دینے میں ذرہ برابر حرج نہیں ـــــ یہ **تیرہواں کفر** ہوا۔

پھر کہا ـــــ خواہ مخواہ سوچ ساچ کر ایک ایسا ہی شبہہ پیدا کر کے ـــــ
یعنی حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی ایسی بے ادبی کرنے میں کوئی کفر نہیں علمائے اسلام نے
زبردستی ان کے سر کفر تھوپ دیا ہے ـــــ یہ کفر پر اصرار اور **چودہواں کفر** ہوا۔

پھر کہا ـــــ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکے میں ڈال دیا ـــــ یہ کفر پر
استکبار اور **پندرہواں کفر** ہوا۔

بسط البنان کو کہا ـــــ نہایت کافی شافی جواب دے کر ظاہری تلبیس کو بھی
اٹھا دیا ـــــ ہر مسلمان دیکھ رہا ہے کہ حفظ الایمان میں آپ نے حضور رسول اللہ صلّی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی توہین و تنقیص کی اور اس کے بنانے کے لیے بسط البنان میں طرح طرح
کے حیلوں حوالوں سے کام لیا کہ کسی طرح محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی شانِ رفیع
میں گستاخی کرنا جائز ہو جائے پھر اسے ـــــ نہایت کافی شافی جواب کہنا ـــــ
ـــــ **سولھواں** اور **سترہواں کفر** ہوا۔

پھر مطالبۂ تعظیمِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کو ـــــ ظاہری تلبیس بتانا ـــــ
ـــــ **اٹھارھواں کفر** ہوا۔

پھر جن علمائے عرب و عجم مفتیانِ حلّ و حرم نے تھانوی پر حکمِ شرعی لگایا توہینِ مصطفیٰ
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کو کفر و ارتداد بتایا انھیں ـــــ اہلِ عناد کہنا ـــــ
ـــــ **انیسواں کفر** ہوا۔

پھر مطالبۂ تعظیمِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کو ــــ مرغی کی ایک ٹانگ کہنا ــــ **بیسواں کفر** ہوا۔

پھر اسے ــــ فتنہ کہنا ــــ یہ **اکیسواں کفر** ہوا۔

پھر تھانوی نے جو عظمتِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کا مطلق لحاظ نہ کیا اور اپنی جھوٹی عزّت کا لحاظ کرکے عبارت میں ترمیم کردی اس حرکت کفریہ کو ــــ بلند نظری اور عالی حوصلگی کہنا ــــ **بائیسواں** اور **تیئسواں کفر** ہوا۔

پھر کہا ــــ بعض الفاظ دھوکا دینے کی بنا تھے ــــ اس کا بھی وہی مطلب کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کو ایسی ناپاک عبارت بولنا کفر نہ تھا علمائے اہلِ سُنّت نے دھوکا دینے کے لیے کافر مرتد کہہ دیا ــــ یہ وہی کفر پر ضد اور **چوبیسواں کفر** ہوا۔

پھر کہا ــــ دلائل سے ان کا دھوکا کی بنا ہوسکنا باطل ہوچکا تھا ــــ یہ بھی وہی کفر پر اڑنا اور **پچیسواں کفر** ہوا۔

پھر کہا ــــ ترحماً علی الجاہلین ان الفاظ ہی کو بدل دیا ــــ جس کا صاف صریح یہی مطلب ہے کہ ان الفاظ میں کوئی کفر نہ تھا مگر جاہلوں کو دھوکا ہوتا تھا اور اندیشہ تھا کہ ہمارے گھر سے نکل جائیں اس لیے جاہلوں پر ترس کھا کر ان الفاظ کو بدل دیا ــــ یہ بھی وہی کفر پر عناد اور **چھبیسواں کفر** ہوا۔

افسوس تھانوی جی نے جہّال عوام کو بہکانے کے لیے ساتوں کرم کرلیے مگر وہ کفر نہ اٹھنا تھا نہ اٹھا۔

ہاں انصاف طلب ہے پیارے مسلمانو! اللہ و رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کی سچّی عزّت و عظمت پر قربانو! للہ انصاف ــــ ایک دیوبندی مہادیو کی بندگی کرے ایک رِسَالیہ خبط الشیطان کے نام سے لکھے اور اس میں مہادیو وغیرہ کفار و مشرکین کے معبودانِ باطل کی بندگی و عبادت کا حکم لکھے ــــ علمائے اسلام سے استفتاء ہو دنیا کے تمام علمائے اہلِ سنّت اس پر بالاتفاق کفر و ارتداد کا فتوی دیں ــــ اس پر وہ مدتوں سَکَتَ یَسْکُتُ سُکُوْتًا[1] کی گردان بھانتا رہے ــــ علمائے اسلام اسے اللہ و رسول جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم کی عزّت و عظمت و خوف و خشیَت یاد دلائیں مگر وہ دیوبندی کچھ دھیان میں نہ لائے ــــ جب اسے اپنی عزّت جانے کا اندیشہ غالب ہو اور اذناب بھی چیخ پکار کریں کہ اب آپ کے متّبعین بہت پریشان ہیں آپ کی امامت و پیشوائی میں فرق آنے کا اندیشہ ہے تو ایک کتاب تحصیل الخسران لکھے اور اس میں یوں کہے کہ

" مہادیو کی پوجا میں ذرہ بھر غبار نہیں مگر پھر بھی جاہلوں پر ترس کھا کر جس عبارت میں مہادیو کی بندگی کا حکم لکھا ہے اس میں ترمیم کرتا ہوں "

دنیا بھر کے مسلمان بتائیں کیا اس شخص کا یہ کہنا کافی ہوگا کیا یہ ناپاک عبارت اس پر سے فتوائے کفر اٹھا دے گی کیا یہ توبہ اس کی مان لی جائے گی ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلیّ العظیم ــــ کیوں تھانوی جی اب تو آپ کو معلوم ہوا کہ اس طرح آپ کا عبارت میں ترمیم کرنا کیسا **فریب** ہے۔

---

[1] بالکل چُپّی سادھے رہے۔ ۱۲

ثانی وعشرین [۲۲] تھانوی جی نے اگرچہ عبارت میں ترمیم کر دی مگر نفسِ عبارت میں
ان کا کفر اب تک موجود ہے ــــــ اور کیوں نہ ہو خود اپنی کتاب کا نام ہی تغییر العنوان
رکھا ہے یعنی صرف لفظ بدلے ہیں معنیٰ نہیں بدلے تھانوی خانگی سوال میں ہے

"معنون محفوظ رہے اور عنوان بدل جاوے" ــــــ

اذناب کی تمہید میں ہے

"اُن الفاظ ہی کو بدل دیا" ــــــ

آخر یہی ہوا تھانوی جی نے جو عبارت ترمیم شدہ نئی حفظ الایمان میں شائع کروائی وہ یوں ہے

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علومِ غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے" ــــــ

ہاں تھانوی جی سنیئے ــــــ کسی نادان بچہ کو اگرچہ کافر کا ہو ایک دو مسئلے فقہ کے مثلاً کیفیۃ الوضو یا کیفیۃ الصلاۃ کے بتا دیے جائیں ــــــ اور ایک عالم متبحر ہے

جس کا علم فقہ ایک بحرِ ناپیدا کنار ہے مگر کبھی مجتہد المذہب نہیں ــــ تو کیا وہاں یوں کہنے کی گنجائش ہو سکتی ہے کہ ــــ علم فقہ کو اس عالم کے کمالات سے کیوں شمار کیا جاتا ہے جس بات میں عاقل بلکہ مومن کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ علمیہ سے کب ہو سکتا ہے ــــ بالبداہۃ ظاہر کہ ہرگز ایسا نہیں کہہ سکتے اور جو کہے پاگل کہلائے اور پاگل خانہ بھیج دیا جائے کہ بریلی میں پاگلوں کا علاج ہوتا ہے وہاں جا کر فصد کھلوائے اپنی بوکھلاہٹ اور پاگل پن کا علاج کروائے۔

ہاں البتہ جہاں دو عالم ایک پایہ کے یکساں علم رکھنے والے ہوں اور ان میں کسی ایک کو بے مثل کہا جائے تو وہاں کہہ سکتے ہیں کہ میاں عالم ہونے میں خاص ان کا کیا کمال ہے دیکھو دوسرا بھی اس کے برابر عالم ہے ــــ ہر ادنیٰ عقل والا جانتا ہے کہ یوں کہنا کہ اس میں فلاں کا کیا کمال ہے اس میں اس کی کیا خصوصیت ہے اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے کہ کم از کم دو برابر کا کمال رکھنے والے ہوں یا باہم تفاوت ہو بھی تو بہت قلیل ــــ اب تھانوی کی عبارت ملاحظہ ہو

"علم غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے" ــــ

کیسا صاف صریح کہہ دیا کہ علم غیب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کیا کمال ہے ایسا علم غیب تو مسلمانوں بلکہ انسانوں سے بھی خاص نہیں یہ تو کافروں بلکہ جانوروں کے لیے بھی حاصل ہے پھر اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر تو علم غیب کا حکم کیا جائے اور کافروں جانوروں کے لیے علم غیب کا انکار کیا جائے ــــ تو نبی

غیرِ نبی میں وجہِ فرق بیان کرنا ضروری ہے "۔۔۔۔۔ یعنی نبی اور کفار بلکہ نبی اور جانوروں میں دربارۂ علمِ غیب کیا فرق ہے ۔۔۔۔۔ **یہ وہی کفرِ ملعون** ہے جس پر علمائے اسلام نے فتوائے کفر دیا ۔۔۔۔۔ آپ نے حیلے حوالے بھی کیے مکاریوں عیاریوں سے بھی کام لیا مگر وہ کفر نہ ہٹا یعنی کھایا بھی اور کان بھی نہ کٹا یہ **ستائیسواں اٹھائیسواں کفر** ہوا۔ دس کفر آپ کے **وقعات السنان** نے آپ کو دکھائے تھے اور اٹھائیس یہ۔ کل آپ کے **اڑتیس کفر ہوئے**۔ تھانوی جی آپ نے دیکھا کفر کی مدد کرنے والا اور بڑھ کر کفر در کفر، کفر بر کفر میں پڑتا ہے۔

تھانوی جی اب آپ بڈھے ہو چکے جو دم چل رہا ہے اسے غنیمت سمجھیے بسط البنان میں اپنے کفر کو مان چکے اپنے آپ کو کافر مان چکے اور یہ بھی دیکھ لیا کہ اندھیریاں ڈالنے چک پھیریاں لینے عبارت بدل کر دھوکے دینے سے کام نہیں چلتا ۔۔۔۔۔ ہاں ہاں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی عزت، سچی عظمت کا لحاظ کر کے جلد از جلد توبہ کیجیے کلمۂ اسلام پڑھ کر از سرِ نو مسلمان ہو جائیے جس طرح حفظ الایمان، بسط البنان، تغییر العنوان کی اشاعت ہوئی ہے اسی طرح مسلمان ہو جانے توبہ کر لینے کا اعلان فرمائیے **للہ خدا کو مان کر** انصافاً قبول فرمائیے کہ واقعی حفظ الایمان میں آپ نے کفر لکھا اور اب مسلمان ہوتے ہیں۔

میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اس سے آپ کی عزت کچھ گھٹ نہ جائے گی بلکہ ہر عاقل کے نزدیک بڑھ جائے گی تھانوی جی! دیکھئے کفر سے توبہ کرنا مسلمان ہو جانا عیب نہیں ہاں کفر پر اڑا رہنا عیب ہے ۔۔۔۔۔ توبہ سے اللہ عزوجل

اپنے صدیقوں کی مدح فرماتا ہے

﴿وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (پ۲۶ع۸) | اور پچھلی رات استغفار کرتے

تھانوی جی یہ خیال نہ کیجیے کہ اذناب واتراب میں اپنی ہیٹی ہوگی کہ حکیم الامۃ ہو کر توبہ کی از سرِ نو مسلمان ہوئے۔ اب تک کافر تھے اب اسلام لائے ۔۔۔۔۔ کہ اوّل تو جو اہلِ انصاف ہوں گے وہ اس وقت اور زائد آپ کی انصاف پسندی و حق بینی کے معتقد ہو جائیں گے ۔۔۔۔۔ دوسرے یہ کہ جناب تھانوی صاحب یہ اذناب واتراب سب دنیا کی زندگی ہی تک ہیں آخر ایک روز مرنا اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو منہ دکھانا ہے وہاں یہ اذناب واتراب کچھ کام نہ آئیں گے بلکہ اگر آپ نے توبہ نہ کی تو آپ کے اذناب واتراب اپنے کفر کی سزا پائیں گے اور اتنا ہی عذاب آپ پر بڑھائیں گے ۔۔۔۔۔ ہاں تھانوی صاحب روزِ محشر کا تصور کر کے قہرِ الٰہی کا دھیان کرتے ہوئے اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت و عظمت کا لحاظ کر کے جلد از جلد اپنے کفروں سے توبہ کر لیجئے اور یہ خیال نہ فرمائیے کہ ؎

عمر تو ساری کٹی عشقِ بتاں میں مومنؔ ٭ آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

نہیں نہیں تھانوی صاحب! اللہ عزوجل رحمٰن و رحیم ہے اور اس کا پیارا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم رحمۃ للعالمین ہے ۔۔۔۔۔ آپ سچے دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا واسطہ دے کر خلوصِ قلب سے توبہ فرمائیے وہ توّاب و غفور ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ضرور توبہ مقبول ہوگی۔ رباعی

بازآ بازآ ازانچہ ہستی بازآ	(بازآ بازآ جس گناہ میں بھی تو ہے اس سے باز آ۔
گر کافر وگبر وبت پرستی بازآ	کافر ہے آتش پرست ہے بت پرست ہے جو بھی ہے باز آ۔
ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست	یہ ہمارا دربار دربارِ ناامیدی نہیں۔
صدبار اگر توبہ شکستی بازآ	سو بار توبہ توڑ چکا ہے تو بھی باز آ۔)

ادب کے ساتھ عرض کر دینا ہمارا کام ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے

مانو نہ مانو اس کا تمھیں اختیار ہے ؛ آگے تمھارے اچھا برا ہم نے کر دیا

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق وعلیہ التَّوَکُّل وھو الوکیل۔	(اور اللہ ہی کی طرف سے ہے توفیق۔ اور اسی پر ہے بھروسا۔ اور وہی ہے کام بنانے والا۔)

ان تمام امور کے سننے کے بعد سوال کا جواب واضح ہوگیا کہ ______ اس ترمیم سے تھانوی کا کفر ہرگز نہ اٹھا بلکہ اسی ترمیم میں اٹھائیس [۲۸] اور جدید کفر بک دیئے لہٰذا اس ترمیم کے بعد تھانوی کو اور جو ان کے اس کفرِ ملعون پر مطلع ہونے کے بعد انھیں مسلمان جانے اس کو کافر مرتد جاننا فرض اور انھیں مسلمان سمجھنا حرام بلکہ کفر ہے ______ تھانوی پر فرض ہے کہ جلد اس کفر ملعون اور اس کے سوا دوسرے کفریات سے صاف سچّی توبہ کرکے مسلمان بنیں نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر اسلام لائیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کے اذناب ومتّبعین پر فرض ہے کہ انہیں کافر مرتد سمجھیں اُن کا پیچھا چھوڑیں توبہ کریں مسلمان بنیں ______ اور اگر وہ بھی نہ مانیں تو مسلمانوں پر تھانوی اور اُن کے متّبعین کے ساتھ مسلمانوں کے سے تعلقات رکھنا حرام ان سے سلام حرام ان سے دوستی ملاقات حرام ان کے پیچھے نماز حرام ان کے جنازہ پر نماز حرام ان کی عیادت حرام اُن سے میل جول

بیاہ شادی حرام وہ مرجائیں تو انھیں مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دینا حرام انھیں مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام غرض اُن پر مرتدین کے تمام احکام ہیں۔

حسام الحرمین شریف میں فرمایا

اَحْکَامُھُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ	(اُن کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتدوں کا ہے
وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَ	(اللہ رب العلمین کی پناہ۔
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ	درود وسلام ہو جو تمام مخلوقِ الٰہی میں
خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ	سب سے بہتر ہیں ہمارے آقا محمد مصطفٰے
صَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ	اور حضور کے آل واصحاب وفرزند وگروہ
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ	سب پر۔ اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	ساری خوبیاں اللہ مالک ہر جہان کے
	لیے ہیں۔)

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں

قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ولوالدیہ ربہ العزیز

القوی، ۱۲ر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۶ھ۔